# منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - با خاتم و بہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل - گویا ان صفت و سیرت ہمہ در محمدؐ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| منشور محمدی کا فرمان | جاری رہے تا ختم دوران | شایع رہے با ہزار تزئین | | امین آمین الٰہی امین |

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

## مثنوی

چکیدہ قلم صداقت جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو
مسبحانک لا شریک یا ہو

تجھ کو نہیں زن ہی اور نہ فرزند
ما بنا پ نہیں تجھے خداوند

عابد ہیں تمام تو ہی معبود
ساجد ہیں تمام تو ہی مسجود

تسبیح میں تیری ہی ہر اک شی
ہر دلمیں تری جگہ نہاں ہے

احسان ترا ہے کیا فراواں
منت کو ترے نہیں ہے پایاں

اللہ رحمان رحیم ہے تو
حادث سب اور قدیم ہے تو

جب مہر کی تیری اک نظر ہو
نار نمرود سرد تر ہو

تنہا ری پہ اپنے جب تو آوے
پانی سے آگ میں لجاوے

تیری رحمت جو جوش پر آوے
ابر رحمت خروش پر آوے

جب فضل ہوا جہاں پہ تیرا
محبوب کو اپنے تو نے بھیجا

وہ کون ہے باعث دو عالم
سردار جہان شفیع اکرم

سہ چشمۂ رحمت الٰہی
خورشید چرخ رہنمائی

محبوب خدا خدا کی رحمت
زینت دہ مسند نبوت

مقبول جناب رب اور
بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

سرور فترا نبیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اسپر

بعد اس کے اے ناظرین منشور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا

منشور محمدی یہی ہے
توقیع سرمدی یہی ہے

ہدایت
دینوں کو اسی سے ہے ہدایت

اسپر گذرا ہے تیر ہوان سال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین

حسن پر اس کے یہ جوانی
دیتی ہے لطف زندگانی

ہر ایک ورق ہی کاغذ زر
گیا کاغذ زر کہ ماہ انور

ہر سطر میں اس کے نور دین ہے
جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے

حرفوں میں بھری ہے کب سیاہی
ہے چشم پری کی روشنائی

ایسا اخبار صدق آثار
ہے تمسے شیوع کا طلبگار

چمکاتا ہے یہ رخ نگارین
ہر عشرے میں کمال اپنا

ہے پانچ روپیہ قیمت سال
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال

امید ہے صاحبان ہمت
قیمت دیوینگے حسب طاقت

سردار اصفیا محمدؐ
اس کے اصحاب پر مقرر

ای پاک دامان بذل معمور
دین حق کا ہی اس سے چرچا

توقیع سرمدی یہی ہے
دینداروں کو ہی فرد ملت

ہی چودھوان سال اسکو فخار
شہر منورہ ہے جس سے مادپرور

دیتی ہے لطف زندگانی
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور

ہے چشم پری کی روشنائی
ہے تمسے شیوع کا طلبگار

ہر عشرے میں کمال اپنا
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال

قیمت دیوینگے حسب طاقت

ہی دل سے دعا سے سبز واری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

ترقی خواہ دین لطیف جناب مولانا محمد شریف صاحب زید شرفہ

تسلیم نقشہ ذیل کو مسجد جامع بمبئی سے نقل کرکے خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا ہون درج اخبار فرماکے سعادت دارین حاصل کرین۔

مورخہ ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ھ

نیازمند محمد اسماعیل میمنوی

| اسلامی نام | حلیمہ | عبداللہ | امنہ | عبداللہ |
|---|---|---|---|---|
| عمر | ۲۲ | ۴۰ | ۲۵ | ۸۰ |
| ذات | مرہٹی | کنبی | مرہٹی | کانبالی |
| مسکن | مالوان | پونہ | پونہ | حیدرآباد |
| کونیت کے نام | منتا | گنگارام | بھاگو | چنیایہ |
| روز | جمعہ | جمعہ | جمعہ | جمعہ |
| تاریخ | ۱۳ | ۲۰ | ۲۰ | ۲۷ |
| ماہ | ربیع الثانی | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| سنہ | سنہ ۱۳۰۲ | ایضاً | ایضاً | ایضاً |

## اشتہار منتخبات قرآن مجید بزبان انگریزی

ترقی خواہان اسلام کو مژدہ ہو کہ اندلون منشی محمود خان ساکن پونہ نے ایک رسالہ بنام سلیکشنز فرام دی قرآن انگریزی زبان مین یہان پر چھپوایا ہے ماشاء اللہ نہایت عمدہ انتخاب قابل دید ہے عمدہ کاغذ خوب تایپ فصیح انگریزی اور ابتدا مین دس گیارہ عیسائی مصنفون اور مورخون کے اقوال ثبت ہین جو یہ ثابت کرتے ہین کہ قرآن مجید معجزہ ہے فصاحت و بلاغت صنایع و بدایع مین بے نظیر و بے عدیل ہے اسکی اخلاقی تعلیم نہایت پاک اور صاف ہے اور مکمل ہے اور بیبل سے زیادہ موثر۔ وہ جمیع عیوب مثل فحش کلمات اور تجسس خیالات وغیرہ سے بالکل منزہ اور مبرا ہے اس کے ہر ورق پر ایک مختصر جملہ لکھا ہے جس سے مولف کا مقصود ہویدا ہے وہ یہ ہے۔ انگریزی مدارس کے لئے۔ واقعی کیا خوب ہے جو انگریزی مدرسون مین یہ کتاب ہفتہ مین دو یا تین مرتبہ اہل اسلام کے لڑکون کو پڑھائی جاوے جس طرح مشن کے مکتبون مین بیبل پڑھائی جاتی ہے اور کیا خوب ہو جو انجمنیا اسکو خرید فرماکر اور انگریزی اسکولون کے طلبا کو اور اپنے عیسائی دوستون کو بطور انعام اور ہدیہ کے مرحمت فرماوین قیمت اس رسالہ کی ۴ ر سہ محصول ڈاک ہے اور مولف کا پتا لشکر پونہ نمبر ۱۲۹ ہے۔

## روسا عظام و شایقین خاص و عام کے خدمت مین عرض ہے کہ

یہ کارخانہ بعنایت الٰہی بتیس ۳۲ سال سے جاری ہے جن صاحبون کو جو چیز اور جس قسم کا مال ولایتی یا دیسی ادنی و اعلا موجود و بمبئی مطلوب ہو محمد مبارک حسن ابن جناب منشی غلام حسن صاحب سوداگر مالک و مہتمم کشف الاخبار بمبئی سے عمدہ و بکفایت طلب فرماوین ہر ایک قسم کا مال نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجا جاسکتا ہے فی الحال

گلوبند مخملی آیا ہے کہ جسکو شیر خوار بچون کے گلے مین
باندہنے سے ان کے دانت باسانی اور بلا تکلیف
کسی عارضہ کے نکل آتے ہین قیمت دو روپیہ سے
تین روپیہ تک فی گلوبند ہے ۔
العبد محمد مبارک حسن ابن جناب منشی غلام حسن
سوداگر مالک منشور کشف الاخبار ممبئی ۔

## بقیہ جواب محبوب خان کے سرگذشت کا

قولہ اور جو کہتے ہین کہ محمد صاحب پر درود پڑہنا
باعث مغفرت ہے پس مینے چالیس روز زمین سوا
لاکھ مرتبہ درود کو بھی پڑہا اور کلمہ تو بھی سوا
لاکھ دفعہ سے زیادہ پڑہا ہوگا مگر کچھ دل صفا نہ
ہوا ۔ الخ

اقول ہر مذہب وملت کے آدمی اپنے اکابر دین
کی عزت و بزرگی کرتے ہین اور وسیلہ مغفرت
سمجھتے ہین مگر آپ کا اس آیتہ کے پڑہنے سے مسیح
نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا
کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا کیونکہ لکھا
ہے کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے ۔
گلتیون ۳ - ۱۳ - دل صفا ہوا ہوگا اور جھوٹ
لکھنے سے زیادہ دل صاف ہوگیا ہوگا ۔

قولہ اور تعویذ گنڈہ و جہاز پھونک بھی کیا
کرتا اور بلقب مولوی مشہور تہا الخ ۔

اقول صاحبان انگلستان کے صدقے سے نیم
تراروڈ سیکہ کے جہاز پھونک وغیرہ سے دنیا
منگنے کے لئے بہت کوشش کی اور اپنی زبان سے

مولوی بھی مشہور ہوئی مگر علم دین سے بے بہرہ رہے
اور مسلمانون مین عزت علم دین سے ہوتی ہے
مسلمان نام کے مولوی کو بیوقوف سمجھتے ہین
ہان البتہ آپ اپنے خاندان کے بہ نسبت بیشک
مولوی ہین کیونکہ وہ لوگ اردو بھی نہین جانتے
جیسے تاج خان وغیرہ

قولہ اور کتابون مین تعریف بزرگان اسلام کی
جو مبالغہ کیا ہے اور عجیب عجیب باتین جو خلاف
قیاس ہین دیکھنا الخ ۔

اقول جیسے یہ ۔ وے بادشاہ سے یہ سن کے روانہ
ہوے اور دیکھو وہ ستارہ جو اونہون نے
پورب مین دیکھا تہا ان کے آگے آگے چلتا
اور اس جگہ کے اوپر جہان وہ لڑکا تہا جا کے ٹہرا
متی ۲ - ۹ ۔ اور پھر شیطان اسے ایک بڑے اونچے
پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی سارے بادشاہتین
اور ان کی شان و شوکت اسے دکہائین متی
۴ - ۸ کیون جی انجیل مقدس کے ایسے مقامات
پر قیاس مبارک خوب جمتا ہوگا ۔

قولہ اور ہان کتنے فرقون کے آدمیون مثل
سنت جماعت و رافضی و وہابی کی گفتگو سنی الخ

اقول کیا آپ فرقہ رومن کیتہلک اور یونی
ٹیرین وغیرہ کو نہین جانتے ہو ۔

قولہ اور یہ بھی سوچا کہ کسی مولوی سے بہت
اچھے باتین نجات کے معلوم ہونگے ۔ الخ

اقول آپ تو خود بلقب مولوی مشہور تھے

آپ کو کسی مولوی سے نجات کی بات معلوم کرنی
کیا ضرور تھی کیا تمہارے انکہین نہ تہین کیا دینا
ہے کتب اسلامیہ ناپید ہو گئین ہین۔
قولہ اور جو چند مسئلہ ہا تہ مونہ دہونے اور
استنجی وغیرہ کے جاننا اوس کو عالم خیال کرتے الخ
اقول ہانون مہدی پیر دن مہدی اپنے لچھمن
اور دن دیندی۔ جیسے آپ بے علم مولوی
اسی طرح مسلمانون کے مولویون کا علم سمجھا ہوگا
قولہ پس مینے جاکر نماز وظیفہ شروع کر دیا الخ۔
اقول کیون نہ ہو مردان چنین کنند مین ہودیون
کے درمیان ہودی سا تہا کہ مین ہودیون
کو نفع مین پاؤن شریعت والون مین شریعت
والا تہا کہ شریعت والون کو نفع مین پاؤن
اول قرنیتون ۹-۲۰ نمازیون مین نمازی
بن گئے بے نمازون مین بے نمازی اسی طرح
جب ہولی کا موسم آتا ہوگا تو کچہ اور بن جاتے
ہونگے غرض دہوکہ بازتہے میرے پیارے دہوکہ
بازی سے دل صاف نہین ہوتا ہے۔ پر تعلیم حقیقی
محبت سے انجام پاتی ہے جو کہ پاک دلی اور
نیک نیتی اور بے مکر ایمان سے ہوتی ہے اول
تمطاوس ۱-۵۔
قولہ کیونکہ دل تو صاف ہوتا ہی نہین بلکہ خود
مولویون اور حافظون مین صفائی روحانی
نہین الخ۔
اقول بگفتہ ندارد کسی با تو کار۔ ولیکن چو گفتی

دلیلش بیار۔ یہ کس دلیل سے آپ کو معلوم ہوا
کہ حافظون مین صفائی۔ روحانی نہین ہے بیان
کرو اور اب جو آپ کا دل صاف ہوگیا ہے
اس کو مدلل تحریر کرو۔ مگر مجہ کو امید نہین
باقی آیندہ۔

جواب نور افشان نمبر ۳۸ جلد ۱۲ مطبوعہ
۱۸ ستمبر ۹۲ء

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ نیکان برد

ابتدا و آفرینش عالم سے تا ایندم خوب غور کر
دیکھو کہ جو کچہ خدا ی حیّ و قیوم واجب الوجود
اور اسکی رسولون اور برگزیدون پر فی
زمانہا دریدہ دہنی اور سخت فحش گوئی ہے
وہ کسی نے دیکھی اور سنی نہوگی اور جسقدر
کثرت منکرین خدا و رسول کی اب ہے وہ قدیم
زمانہ مین نہ ملیگی کفر والحاد اس زمانہ مین
ایسی ترقی پر ہے کہ ادنی آدمی بہی جو نہ علمیت
رکہتا ہے اور نہ کچہ دینوی غرت وہ بہی آج
دعوی فرعونی و نمرودی کرتا ہے اور خدا
کے مقابلہ پر کہڑا ہوتا ہے اور مکافات وپاداش
عمل سے ذرا نہین ڈرتا۔
ایسی ناعاقبت اندیشون اور خدا ناشناسون
کو ہم براہ ہمدردی سمجہاتے ہین کہ بہائیو
اس بے دینی و بدکرداری کا نتیجہ آخر بہت ہی
بُرا ہے تم ضعیف المخلقت خاکی نژاد تاب غضب

وعقاب ذوالبطش الشدید نہ لاسکوگے پچھتاؤگے
روؤگے دانت پیسوگے مگر نہ بچوگے ای بھائیو
صدوم وعمورہ کی بستیان کہان ہین لوط
کی جورو پر کیا گذرا طوفان نوح کی کیا کیفیت
ہوی فرعون اور اوسکا لشکر چشم زدن مین کیا
ہوا بلعام نے کیا دیکھا کیا یہ سب واقعات سچے
نہین ہین اور پرانی کتابون مین نہین لکھی۔
پس یہ نہ سوچو کہ ہم خدا کی برگزیدون کی
توہین وہتک کرتے ہین اگر خدا ہوتا تو ہم کو
سزا دیتا نہین بھائیو ایسا نہ کرو اور خداوند
خدا سے اپنی خطا کی معافی مانگو۔ قطع نظر ملحدین
ومنکرین کی جو ہماری بھائیون مسیحیون ہی
مین سے نکل کر ایک گروہ جدا ہوگیا ہے خاص
ہماری بھائی مسیحی بھی اجتمل اس بلاء عظیم و
طوفان بے تمیزی مین گرفتار ہین کہ تمام انبیا
واولیا الٰہی کو گنہگار اور خاطی بڑی کوشش
اور تحقیق سے ثابت کرتے ہین اور خدا کی مقدس
اور پاک زاد لوگون کی توہین علی رؤس الاشہاد
مرتکب خاطر رکھتی ہین لیکن انصافاً کچھ ہماری
بھائیون عیسائیون کی بھی اسمین خطا نہین
ہے کیونکہ جن لوگون کی یہ حضرات مقلد ہین جب
وہ ہی ایسی تعلیم دین اور توہین انبیا کو ذریعہ
فخر سمجھین تو یہ حضرات کیا کرین۔ ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

اگر ہم نہایت افسوس کرتے ہین کہ کتب انبیا و پرایمان
بتاکر اور اوس کو خدا کا پاک کلام کہہ کر پھر کیون
توہین کی جاتی ہے شیطان لعین بھی اس انسان
کا بڑا ہی دشمن قوی ہے جب اس مردود
بارگاہ جلیل نے سیدنا یسوع مسیح ہی پر چالیس
شب و روز اپنا قبضہ رکھا اور اس عرصہ تک
اون کو اپنے پنجہ سے نکلنے نہ دیا اور چالیس دن
تک جب تک اوسنے سجدہ کرنے کو نہ کہا آپ نے
اوس کو نہ پہچانا اور پطرس رئیس الحواریین
کو ایک آن واحد مین فریب دیکر مسیح پر لعنت اور
اوسکا انکار کروایا تو بھلا عیسائی غریب جو نہ
مسیح کا کوئی وصف رکھتے ہین نہ پطرس اور اسکے
شاگردون کی برابر ہین نہ ان کو الہام ہوتا
ہے نہ روح کا بپتسمہ پایا ہے نہ اوپر روح القدس
نازل ہوا ہے نہ وہ گناہون سے معصوم ہین۔
شیطان کا فریب کیونکر نہ کہا دین اور اس لعین
کو کیونکر پہچانین۔ اب ہم اپنے بھائی عیسائیون
سے عرض کرتے ہین کہ ای بھائیو تم لوگون کو
انبیا کی توہین اور انپر گنہگاری کی تہمت لگانی
اور ان کو خاطی بتلانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے
آیا تمہارے مذہب مین یہ بات ثواب ہے یا تمہارے
مذہب کا اصل الاصول یہی ہے یا کسی جگہ مسیح نے
تم کو ایسا حکم دیا ہے یا خدا نے کسی آیت مین
فرمادیا ہے کہ مقدس لوگون کی توہین کیا کرو
اور ان کو گنہگار اور خاطی سمجھتے رہو ہرگز نہین

ہرگز نہین۔ ان باتون کا تم ثبوت نہین دے سکتے
تو بھلا پھر ایسے فعل عبث مین کیون تضیع اوقات
کرتے ہو اور ہنود و مجوس کو اپنے اوپر کیون
ہنساتے ہو اور بزرگون کی قدر و منزلت
کیون کم کراتے ہو اور عذاب اخروی اور سپر
منزا اپنی سر لیتے ہو زیادہ تر افسوس
ہم کو اید یٹر نور افشان پر ہوتا ہے کہ باوجودیکہ
وہ علمیت اور تہذیب کا بڑی گرم جوشی
سے دعوے کیا کرتے ہین اور پھر ایسے کریہہ مضمون
خدا کی مقدس لوگون کی نسبت توہین آمیز
درج کر دیتے ہین جس سے دین الٰہی کی سراسر
ہیچ کنی ہوتی ہے اور مسیح پر بھی دار و گیر کا ہنگامہ
برپا ہوتا ہے خیر ہمارا کسی طرح ہرج نہین ؎

تو پاک باش برادر مدار از کسن باک
زنند جامۂ ناپاک گاذران بر سنگ

مگر ہم نے بنظر بہبودی صاحب نور افشان عرض
کر دیا ہے اب آگے وہ جانین اور ان کا عمل

مراد ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

نور افشان نمبر ۳۸ جلد ۱۲ مطبوعہ ۱۸ ستمبر ۸۴ء

مین منصور صاحب مدرس بورڈنگ اسکول
لدیانہ نے جو شاید نئی کایا پلٹ جوانون مین
معلوم ہوتے ہین ایک مضمون بہ عنوان سب
گنہ گار ہین۔ طبع کرایا ہے اس مضمون مین مدرس
صاحب نے خوف الٰہی و ادب بزرگان کو پس پشت

ڈالکر کل انبیاء علیہم السلام کو گنہ گار اور خاطی
ٹھہرایا ہے بھلا مدرس صاحب سے کوئی یہ تو
دریافت کرے کہ جب انبیا خود گنہ گار اور خاطی
ہین تو وہ گنہ گارون کو راہ نجات کیا بتائینگے

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

اور ان کی کتابون کا کیا اعتبار ہوگا شاید انہی
ہی باتون سے مسیحیون کی فرقہ سے نکل کر ایک
بڑا گروہ خدا کا منکر ہو گیا خیر یہ قصہ تو دور
دراز ہے اب ہم مدرس صاحب کی طرف متوجہ
ہوتے ہین مدرس صاحب سب انبیا و غیر انبیا
کو گنہ گار لکھکر اس طرح سے دلیل لا یعنی بکتے
ہین اور ہم بھی بمقتضاء اس کے کہ ہر فرعونے
را موسیٰ ان کو ان کی کج فہمی و بد افعالی
سے متنبہ کرتے ہین۔

قولہ غرض توریت دنیا کی تواریخ قدیم ہے۔
اقول افسوس صد افسوس ایسے کالے کرتوت
اپنی کم علمی سے کیا کیا لکھدیتے ہین اور صاحب
نور افشان بھی آنکھ میچ کر اپنی اخبار کا پیٹ
بھرنے کے لئے اس کو طبع کر دیتے ہین اور اپنے
پنچ کا ذرا خیال نہین کرتے توریت موسیٰ کی
پانچ کتابون کا مجموعہ کا نام ہے یہ تاریخ کی کتاب
نہین ہے اس مین احکام الٰہی کا بیان ہے جو
خدا کے بندے موسیٰ پر نازل ہوئی اور جن
احکام کے پابند خود مسیح علیہ السلام بھی تھے گو
اب مسیحی ان احکام کی پابند نہون لیکن مسیحیون

ان احکام کی زمانے سے دو فقط تاریخ کی کتاب
نہ ہو جائیگی علی الخصوص توریت کی کتاب دوم
و سوم و چہارم و پنجم ہان اول کتاب ہین
پیدایش زمین و آسمان سے حضرت یوسف علیہ
السلام کی وفات تک کا بیان بطور اختصار ہے
ہے باقی چار کتابون مین موسی کی واقعات
و معجزات و خدا کی احکامات مندرج ہین پس
ان پانچون کتابون کو تواریخ کی کتاب کہنا
کسقدر دینداری کی بات ہے پھر اوس کو ہیرودوس
مورخ یہودی کی تاریخ سے کیا نسبت ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

علماء مسیحی کو لازم ہے کہ ایسے بے دینی سے کلمات
سے زبان درازی نہ کیا کرین۔ اب باقی رہی
مدرس صاحب کی اس تاریخ کی قدامت یہ تو
صریح غلط ہے ای صاحب توریت کی کتاب بے
شک قدیم ہے مگر وہی جو موسیٰ کی تصنیف ہو
نہ یہ کہ دو ایک بازاری کی تصانیف کا نام توریت
موسی رکھہ کر قدیم کہنے لگین دیکھو اسی توریت
مقدس کی (جس کو آپ تاریخ کہتے ہین) بہت
درسون سے بہت صراحت کے ساتھ واضح ہوتا ہے
کہ موسی کی پانچون کتاب موسی علیہ السلام کی
تصنیف نہین ہین بلکہ مدتون بعد کسی اور شخص
نے تصنیف کرکے موسی کے طرف منسوب کر دی
ہین چنانچہ ایجازاً للاطناب بطور نمونہ ایک جھولی
سی فہرست باب و آیت کی لکھی دیتا ہون

مدرس صاحب کو مناسب ہے کہ ان ابواب و آیات کا
مطالعہ کرتے رہین۔

دیکھو پیدایش ۱۲ باب ۶ - ۱۳ باب ۱۸ - ۱۴ باب
۱۲ - ۳۵ باب ۲۱ - ۳۶ باب ۳۱ و ۳۷ باب ۱۴
خروج ۲ باب تمام علی الخصوص آیت ۱۰ و ۱۱ و ۱۲
و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۱ - اور ۳ باب
۱ و ۳ و ۴ و ۶ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ -
۴ باب ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و
۱۴ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ - ۵ باب ۱ و ۳ و ۴ و ۲۰ و ۲۲ - ۶ باب ۱ و
۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۲۰ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸
و ۲۹ - ۷ باب ۱ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۹
و ۲۰ - ۸ باب ۱ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و
۲۰ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ - ۹ باب ۱ و
۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۵ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۰ و ۳۱ - ۹ باب ۱ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲
و ۱۳ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۲ - ۱۰ باب
۱ و ۳ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۲۱ و ۲۲
و ۲۴ و ۲۵ - ۱۱ باب ۱ و ۳ و ۴ - ۱۲ باب ۱
۲۱ و ۳۱ و ۳۵ و ۴۳ - ۱۳ باب ۱ و ۳ و ۱۹
۱۴ باب ۱ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۲۱ و ۲۶ و ۲۷ و ۳۱
۱۵ باب ۱ و ۲۲ و ۲۴ و ۲۵ - ۱۶ باب ۲ و ۴ و ۶
و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۵ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۵ و ۳۶ - ۱۷ باب ۲ و ۳ و ۴ و ۹ و
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۵ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۰ و ۳۱ - ۹ باب ۱ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲
و ۲۲ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۲ - ۱۰ باب
۱ و ۳ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۲۱ و ۲۲
و ۲۴ و ۲۵ - ۱۱ باب ۱ و ۳ و ۴ - ۱۲ باب ۱
۲۱ و ۳۱ و ۳۵ و ۴۳ - ۱۳ باب ۱ و ۳ و ۱۹
۱۴ باب ۱ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۲۱ و ۲۶ و ۲۷ و ۳۱
۱۵ باب ۱ و ۲۲ و ۲۴ و ۲۵ - ۱۶ باب ۲ و ۴ و ۶
و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۵ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۵ و ۳۶ - ۱۷ باب ۲ و ۳ و ۴ و ۹ و
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۵ و ۲۶ و

۱۵۶

۷ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۵، و ۱۷ و ۲۵ و ۲۶ و
۲۷ - ۹ باب ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۳
۲ باب ۱۹ و ۲۱ -
۲۴ باب ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و
۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ - ۲۵ باب ۱ -
۳۰ باب ۱۱ و ۱۷ و ۲۲ و ۳۴ - ۳۱ باب ۱ و ۱۲
و ۱۸ - ۳۲ باب ۱ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸
و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹
و ۳۰ و ۳۱ و ۳۳ - ۳۳ باب ۱ و ۵ و ۸ و ۹
و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ - ۳۴ باب ۱ و ۵
و ۶ و ۸ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۴ و ۳۵ -
۳۵ باب ۱ و ۲۰ و ۲۹ و ۳۰ - ۳۶ باب ۲ و
۳ و ۵ و ۶ - ۳۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ - ۴۰ باب
۱ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و
۳۱ و ۳۶ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۶ و
۴۳ و ۴۴ و ۴۵ -
اخبار ۱ باب ۱ - ۴ باب ۱ - ۵ باب ۱۴ - ۶ باب ۱
و ۸ و ۱۹ و ۲۴ - ۷ باب ۲۲ و ۲۸ و ۳۸ - ۸۰ باب
۱ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷
و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ و ۳۱ و ۳۶ - ۹۰ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۳
و ۳۰ و ۳۱ و ۳۳ - ۳۳ باب ۱ و ۵ و ۸ و ۹
و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ - ۳۴ باب ۱ و ۵
و ۶ و ۸ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۴ و ۳۵ -
۳۵ باب ۱ و ۲۰ و ۲۹ و ۳۰ - ۳۶ باب ۲ و
۳ و ۵ و ۶ - ۳۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ - ۴۰ باب
۱ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و
۳۱ و ۳۶ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۶ و
۴۳ و ۴۴ و ۴۵ -
اخبار ۱ باب ۱ - ۴ باب ۱ - ۵ باب ۱۴ - ۶ باب ۱
و ۸ و ۱۹ و ۲۴ - ۷ باب ۲۲ و ۲۸ و ۳۸ - ۸۰ باب
۱ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷
و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ و ۳۱ و ۳۶ - ۹۰ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۳
و ۳۰ و ۳۱ و ۳۳ - ۳۳ باب ۱ و ۵ و ۸ و ۹
و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ - ۳۴ باب ۱ و ۵
و ۶ و ۸ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۴ و ۳۵ -
۳۵ باب ۱ و ۲۰ و ۲۹ و ۳۰ - ۳۶ باب ۲ و
۳ و ۵ و ۶ - ۳۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ - ۴۰ باب
۱ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و
۳۱ و ۳۶ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۶ و
۴۳ و ۴۴ و ۴۵ -
اخبار ۱ باب ۱ - ۴ باب ۱ - ۵ باب ۱۴ - ۶ باب ۱
و ۸ و ۱۹ و ۲۴ - ۷ باب ۲۲ و ۲۸ و ۳۸ - ۸۰ باب
۱ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷
و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ و ۳۱ و ۳۶ - ۹۰ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۳
و ۳۰ و ۳۱ و ۳۳ - ۳۳ باب ۱ و ۵ و ۸ و ۹
و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ - ۳۴ باب ۱ و ۵
و ۶ و ۸ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۴ و ۳۵ -
۳۵ باب ۱ و ۲۰ و ۲۹ و ۳۰ - ۳۶ باب ۲ و
۳ و ۵ و ۶ - ۳۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ - ۴۰ باب
۱ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و
۳۱ و ۳۶ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۶ و
۴۳ و ۴۴ و ۴۵ -
اخبار ۱ باب ۱ - ۴ باب ۱ - ۵ باب ۱۴ - ۶ باب ۱
و ۸ و ۱۹ و ۲۴ - ۷ باب ۲۲ و ۲۸ و ۳۸ - ۸۰ باب
۱ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷
و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ و ۳۱ و ۳۶ - ۹۰ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۳
و ۳۰ و ۳۱ و ۳۳ - ۳۳ باب ۱ و ۵ و ۸ و ۹
و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ - ۳۴ باب ۱ و ۵
و ۶ و ۸ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و
۳۳ و ۳۴ و ۳۵ -
۳۵ باب ۱ و ۲۰ و ۲۹ و ۳۰ - ۳۶ باب ۲ و
۳ و ۵ و ۶ - ۳۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۶ و
۲۹ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ - ۴۰ باب
۱ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۷ و ۲۹ و
۳۱ و ۳۶ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۶ و

۱۹ باب ۱ - ۲۰ باب ۱ - ۲۱ باب ۱ - ۲۲ باب ۱ و ۱۱
و ۲۶ - ۲۳ باب ۱ و ۹ و ۲۶ و ۳۳ - ۲۴ باب
۱ و ۱۱ و ۱۳ و ۲۳ - ۲۵ باب ۱ - ۲۷ باب ۱ و
۳۴ -
گنتی ۱ باب ۱ و ۱۷ و ۲۵ باب ۱ - ۳۰ باب ۱ و ۲
و ۱۱ و ۱۴ و ۱۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۲ و ۴۴ و
۹۴ و ۵۱ - ۴۳ باب ۱ و ۱۷ و ۲ و ۴۳ و ۴۷
و ۴۹ و ۶۴ و ۹۴ - ۵ باب ۱ و ۵ و ۱۱ - ۶ باب
۱ و ۲۲ - ۷ باب ۱ و ۴۳ و ۶ و ۱۱ و ۸۹ -
۸ باب ۱ و ۳ و ۵ و ۲۰ و ۲۲ و ۳۳ - ۹ باب
۱ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۳۳ - ۱۰ باب ۱ و ۲
و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۴۳ - ۱۱ باب ۲ و ۱۰ و ۱۱
و ۱۶ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۲
۳۰ - ۱۲ باب ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۱۱ و ۱۳
و ۱۴ - ۱۳ باب ۱ و ۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۲۶ -
۱۴ باب ۲ و ۱۱ و ۱۳ و ۲۶ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۱
۱۵ باب ۱ و ۱۷ و ۲۲ و ۲۳ و ۳۳ و ۴۳ و
۳۵ و ۳۶ و ۳۷ - ۱۶ باب ۳ و ۴ و ۸ و ۲۰
و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ و ۲۰ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۸ و
۳۱ و ۳۶ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۶ و
۱۷ باب ۱ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ و ۳۶ - ۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۳
۱۰ باب ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۹
و ۲۰ - ۱۱ باب ۱ - ۱۲ باب ۱ - ۱۳ باب ۱ - ۱۴ باب
۱ و ۳ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷
و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۸ و ۲۹ و
۳۰ و ۳۶ - ۹ باب ۱ و ۵ و ۷ و ۲۱ و ۲۳
۱۰ باب ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۹
و ۲۰ - ۱۱ باب ۱ - ۱۲ باب ۱ - ۱۳ باب ۱ - ۱۴ باب
۱ و ۳۳ - ۱۵ باب ۱ - ۱۶ باب ۱ - ۱۷ باب ۱ - ۱۸ باب

۱ و ۳ و ۴ و ۹ و ۲۵ و ۲۹ و ۶۳ و ۶۴ و ۲۰۶
باب ۲ و ۵ و ۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۳
۲۸ باب ۱-۲۹ باب ۳۴ - ۳۰ باب ۱ و ۱۶-۳۱
باب ۱ و ۳ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۲۵ و
۳۱ و ۱۴ و ۳۲ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۱ ۵ و
۴۵-۳۲ باب ۲ و ۶ و ۲۰ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۴
و ۱۴-۳۳ باب ۱ و ۲ - ۳۴ باب ۱ و ۱۳ و ۱۶
۳۵ باب ۱ و ۹ - ۳۶ باب ۱ و ۵ و ۱۳ -
استثنا ۱ باب ۱ و ۳ و ۵ - ۳ باب ۱۴ - ۴ باب
۱۴ و ۴۴ و ۴۶ - ۵ باب ۱ - ۲۷ باب ۱ و ۱۱
۹ - ۲۹ باب ۱ و ۲ - ۳۱ باب ۱ و ۲ و ۷ و ۹ و
۱۰ و ۱۴ و ۱۶ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و ۳۰
۳۲ باب ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۸ - ۳۳ باب
۱ و ۴ - ۳۴ باب ۱ و ۵ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸
و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ -

قولہ اوس مین یون مندرج ہے کہ خدا تعالی
نے زمین کی خاک سے آدم کو بنا کر اوس کی
نتھنون مین زندگی کا دم پھونکا کہ جیتی جان
ہوا اور ساری دنیا کی سرداری اوس کو
بخشے اور باغ عدن کی نگہبانی و باغبانی
کے لئے سپرد کرکے حکم دیا کہ ہر ایک درخت کا
پھل کھانا لیکن نیک و بد کی شناخت کی درخت

سلہ یہان موسی ع کے مرنے اور اس کے دفن
ہونے کا حال مندرج ہے مدرس صاحب فرمائین
کہ مردہ کتاب کو کیونکر لکھہ سکتا ہے یا اپنا حال کہہ سکتا ہے

ہرگز نہ کھانا جب تو کھائیگا مرا ور مرجائیگا۔

اقول یہ فقرہ مدرس صاحب کا کہ باغ عدن
کی نگہبانی و باغبانی کے لئے سپرد کرکے قابل
لحاظ ہے جس سے آپ کی لیاقت علمی جوش مارتی
نظر آتی ہے خیر ہم ان کو معذور سمجھ کر عرض کرتے
ہین کہ اس قول مین دو بات ہین اور دونو ایسے
ہین کہ خدا ئے قادر مطلق اور صادق القول کی
شان پاک سے بہت بعید ہین۔

اول آدم کو باغبانی و پاسبانی عدن پر مسلط
کرنا اور ان کا خائن نکلنا اور بعد خیانت آدم
کی آدم کو معزول کرکے ان کی جگہ کروبیون کا
چمکتی تلوار کے سانہ بغرض حفاظت درخت حیات
کے پہرہ بٹھلانا اور آدم سے اپنی ہمیشہ برابری
کا خوف کھانا اور اپنی خدائی کی زوال کا اندیشہ
ہونا جیسا کہ ۲ باب پیدایش سے ۳ باب تک یہ
سب قصہ مذکور ہے اس سے معلوم ہوا کہ خدا کو
زمانہ آیندہ کی اگر خبر ہوتی تو کیون آدم کو پہلے
معتبر جان کر پاسبانی عدن کا عہدہ دیتا اور
پھر اوسکو خائن دیکھہ کر معزول کرکے اپنی زوال
خدائی کی اندیشہ سے کیون کروبیون کا گارد
بٹھلاتا اور درخت حیات کی کیون فکر جاتی
اور یہ سب باتین شان الہی کی مخالف ہین۔

دوم نیک و بد کی پہچان کی درخت کو موت
کا درخت بتلانا تاکہ موت کے خوف سے آدم
اس کو نہ کھاوے اور اس کو نیک و بد کی تمیز

آنہوں نے اس مین خدا نے جو بالیقین ازل سے ابد
تک راستباز ہی مرتبع جھوٹ بولا اور اپنے بندہ
آدم کو نیک و بد کی تمیز ہونا چاہا اور جب آدم نے
اس کو کھا لیا از رنیک و بد کی تمیز ہو گئی تو خدا
کو اس کا افسوس ہوا جیسا کہ ۳ باب ۲۲ مین مذکور
ہے اور یہ بھی شان خدائی کے سراسر خلاف ہے
کیونکہ یہ کب ہو سکتا ہے کہ خدا جھوٹ بولے
یا اپنے بندون کو نیک و بد کی تمیز نہ دی دیکھو
انبیاء و رسل جن کو خدا اپنی طرف سے مقرر کرکے
بھیجتا ہے ان کی سیرت یہی تمام ہوتا ہے کہ مخلوق
کو نیکی و بدی سے آگاہ کرین اور کتب آسمانی
و شریعت اسیکی ناطق ہین۔

قولہ مگر شیطان نے حوا سے جو آدم کی جورو تھی
کہا کہ خدا جانتا ہے کہ تم ہرگز نہ مروگے بلکہ
تمہاری آنکھین کھل جائین گے سو حوا نے آپ
بھی کھایا اور آدم کو بھی کھلایا پس آدم اپنی
اس عدول حکمی و نافرمان برداری کی سبب
قربت آلہی سے خارج کیا گیا۔

اقول یہ بھی خدا کی شان عدالت کی مخالف
ہے کیا خدا کو آدم کا بے تمیز و بے دین رکھنا منظور
تھا جو اس سے پہلے جھوٹ بولکر چاہا کہ یہ نیکی بدی
کی خاصیت سے واقف نہ ہو اور جب اوسنے
یہ خاصیت پیدا کر لی تو اپنے قربت سے علحدہ
کر دیا واہ خدا ہو تو ایسا ہو کہ اپنے بندہ کو
گمراہ رکھے۔

قولہ اور اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ اس
میراث کی جو کہ اس کو شیطان کے ورغلانے سے
حاصل ہوئی وارث ٹھہری۔

اقول خدا کیسا عادل ہے کہ بے گناہون کو
ایک شخص کی گناہ کی بدلے ماخوذ کرتا ہے۔
ہمارے بھائی مسیحی اس مسئلہ مین بڑی ٹھوکر
کھاتے ہین اور کل نسل آدم کو آدم کی
گناہ مین شریک ٹھہرانے پر بڑا زور دیتے ہین
لیکن بالکل خدا کی صداقت و عدالت و رحمت
کو خاک مین ملاتے ہین اور اس کی احکام پر قلم
پھیرتے ہین بھلا مدرس صاحب اگر باپ کی
گناہ مین بیٹا ماخوذ ہوتا تو خدا یون نہ فرماتا
استثنا ۲۴ باب ۱۶۔ اولاد کے بدلہ باپ دادے
مارے نہ جائین نہ باپ دادون کے بدلی
اولاد قتل کیجائین ہر ایک اپنی ہی گناہ کے
سبب مارا جائیگا۔ حزقی ایل ۱۸ باب ۲۰ و
جان جو گناہ کرتے ہین سو ہی مریگی بیٹا باپ
کی بدکاری کا بوجھ نہ اٹھاویگا اور نہ باپ
بیٹی کی بدکاری کا بوجھ اٹھاویگا صادق
کی صداقت اسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت
اسی پر پڑیگی ۲۸۔ وہ جان جو گناہ کرتی
ہی سو ہی مریگی ۲ سلاطین ۱۴ باب ۶ جیسا
موسی کی شریعت کی کتاب مین لکھا ہے کہ
جسمین خداوند نے فرمایا کہ بیٹون کے بدلے
باپ دادون کو قتل مت کرو اور نہ باپ

اولادون کی بد اعمالیون کو بلکہ ہر ایک شخص اپنے
کئے کے سبب جو اوسنے کیا ہو مارا جاوے۔
اور ایسا ہی ۲ تواریخ ۲۵ باب ۳ مین تفریح
ہے پس مدرس صاحب کس منہ سے کہتے ہین کہ آدم
ہی گناہ ہین ان کی سب اولاد ما خود ہے یہ
تو خدا کو صلاح دینا اور اس کی بات پر حاشیہ
چڑھانا ہوا۔
اور اگر یہ ہی اندھا دھند ہے تو مسیح علیہ السلام
کب بری ہوے کیونکہ وہ بھی اولاد آدم
سے ہین اور اناجیل مین جا بجا آپ کو ابن آدم
کہا ہے چنانچہ چند آیات ذیل مین لکھتا ہون
متی ۱ باب ۱۔ ۱۷۔ ۲ باب ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۲۰
۸ باب ۲۰۔ ۹ باب ۶۔ ۱۱ باب ۱۹۔ ۱۲ باب
۸ و ۲۳ و ۳۲ و ۴۰۔ ۱۵ باب ۲۲۔ ۱۶ باب
۱۳ و ۲۸۔ ۱۷ باب ۹ و ۲۲۔ ۱۸ باب ۱۱۔
۱۹ باب ۲۸۔ ۲۰ باب ۱۸ و ۲۸ و ۳۱ و ۳۲
۲۱ باب ۱۵۔ ۲۴ باب ۲۷ و ۳۷ و ۳۹ و
۴۴۔ ۲۵ باب ۱۳ و ۳۱۔ ۲۶ باب ۲ و ۲۴
و ۳۴ و ۴۴ و ۶۴۔
مرقس ۲ باب ۱۰ و ۲۸۔ ۸ باب ۳۸۔ ۹ باب
۱۰ و ۳۱ و ۴۸ و ۴۹۔ ۱۴ باب ۲۱ و ۴۱
۔۶۲
لوقا ۱ باب ۳۲۔ ۳ باب ۸ ۴۔ ۳ باب ۲۳
سے آخر تک۔ ۴ باب ۳۲۔ ۵ باب ۲۴۔
۶ باب ۵ و ۲۲۔ ۹ باب ۲۲ و ۲۶ و ۴۴ و
۵۹ و ۶۰۔ ۱۱ باب ۳۔ ۱۲ باب ۱۰ و ۵۰۔ ۱۷ باب
۲۲ و ۲۴ و ۲۶ و ۳۰۔ ۲۰ باب ۸ و ۳۱ و ۳۹
۱۹ باب ۱۰۔ ۲۱ باب ۲۵ و ۳۳۔ ۲۲ باب ۲۲
و ۴۸ و ۶۹۔ ۲۴ باب ۷۔
یوحنا ۲ باب ۱۲ و ۲۵۔ ۳ باب ۱۳ و ۱۴۔ ۵
باب ۲۷۔ ۶ باب ۲۲ و ۵۳ و ۶۲۔ ۷ باب ۴۲
۸ باب ۲۸۔ ۱۲ باب ۲۳۔

پس جب مسیح علیہ السلام بھی ابن آدم ہین وہ بھی
اسی طرح سے آدم کے گناہ مین شریک ہین بلکہ
اور سب اولاد سے مسیح معاذ اللہ زیادہ تر گنہ
گار ہوے کیونکہ وہ صرف عورت کے نسل ہین اور
عورت کی یعنے حضرت حوا کی بہ نسبت آدم کی زیادہ
خطا ہے دیکھو رسالہ مشورات بیبل صفحہ ۲۱۔
مدرس صاحب کو لازم ہے کہ اپنی تحریر واپس
کر لین اور پھر کبھی ایسے کلمات واہیہ جس سے تمام
انبیا خصوص حضرت روح اللہ کی توہین و ہتک
ہوتی ہے زبان قلم پر نہ لائین اور توبہ کرین۔
قولہ اگر کوئی کہے کہ آدم کی گناہ مین کل آدم زاد
کیونکر شامل ہین تو مین کہتا ہون کہ ایک درخت
کا بیج بوو مین اور اوس کی تخم سے اور درخت
پیدا ہون تو کیا وے سب ایک ہی تاثیر کی
اور ایک ہی سے نہ ہون گے۔
اقول ہرگز نہ ہون گے باور نہ آوے تو گل
ہندی و گل عباس کی تخم کو بو دیکھئے پھر اس
ایک ہی تخم کی پھولون کی رنگت مشاہدہ فرمائے

ہو ایک شاخ پر کہتے ہیں رنگ کی پھول اور ایک ہی ہوا
ہین کہتے رنگ ہوتے ہین شاید مدرس صاحب اس
نیرنگی قلموں سے باہر نہین ہین یا شاید مدرسہ سے
نکل کر کبھی سیر باغ نہین کیا ہے یون ہی گھر مین بیٹھے
خیالی پلاؤ پکا رہی ہین۔

قولہ پس ہم سب جو ایک اوسی آدم کی جو اوپر
ذکر ہو چکا پودہ ہین تو کیون نہین ہم اوسکی گناہ
مین شامل ہین بے شک اوسکی ذاتی گناہ مین
شریک ہین اور کل بنی آدم گنہ گار ہین۔

اقول اس لئے اوسکی گناہ مین شامل نہین کہ
باغبان حقیقی قدرت رکھتا ہے کہ ایک ہی تخم سے
جدا جدا تاثیر و رنگ کی پھول و پھل پیدا کر سکتا
ہے دیکھو ایک ہی تخم سے ایک درخت پیدا کرتا
ہے پھر اوس درخت کے پتون کا خواص اور
تاثیر اوس تخم سے جدا ہے اور علحدہ ہوتی ہے
اور اسی درخت کے پھول اوس کی پتون اور
تخم سے علحدہ ہی خاصیت رکھتی ہین اور اوسکا
پھل اپنا علحدہ ایک نیا خواص اور تاثیر رکھتا
ہے سو آدم بمنزلہ تخم کی ہین جو مثل درخت کے
قدرت الٰہی سے نمایان ہوا اور اس درخت
کی برگ و گل و ثمر اولاد آدم انواع انبیا و اولیا
و شہدا و صالحین و مومنین و منافقین و
کفار سب قسم کی آدمی ہین کہ اپنی علحدہ طبایع
اور خواص رکھتے ہین اگر یہ بات صحیح ہوتی تو فرعون

فضایل سب ایک ہی طرح کی ہوتی حالانکہ
ایک طرح کی نہین ہین ایسے ہی افعال
اقوال و حرکات و سکنات بنی آدم
کی یکسان نہین ہین دیکھو موسیٰ علیہ السلام
بھی بنی آدم تھے اور فرعون بھی اسی
کی نسل سے تھا مدرس صاحب بھی اسی
کے نسل سے ہین اور جناب کلمۃ اللہ
و روح اللہ بھی اوسی اصل سے تھے
پس اگر مدرس صاحب کا قول بے فروغ
تسلیم کیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ فرعون
اور موسیٰ ایک ہون اور مدرس
صاحب اور حضرت مسیح ہم پلہ ہو جاین
قولہ لیکن اکثر محمدی اسبات
کو نہین مانتے اور کہتے ہین کہ ہان ہم تو
گنہ گار ہین مگر ہمارے نبی گنہ گار
نہین اسلئے کہ وہ ہماری خدا کی حضور
قیامت کے دن شفیع ہون گے۔

اقول افسوس کہ آپ کو افترا پردازی
و بہتان بازی و سخن سازی کی سوا
کچھ کام نہین اکثر کی لفظ سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ اکثر کی معنے شاید بخاطر
ہون کیونکہ یہ ایسا لفظ ہے کہ کل پر اطلاق
نہین ہوتا حالانکہ ہم کل محمدی انبیا
کو معصوم سمجھتے ہین اور آپ کہتے ہین

باقی آیندہ

• یعنے یہ کہ سب ایک ہے خاصیت رکھتی ہیں اور گنہ گار ہیں ۱۲

مطبع سراج الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔